نام: وجیہہ صدف

ٹیسٹ: اسلامیات (3)

سوال نمبر 2: امت سے کیا مراد ہے؟ امت کے عصری چیلنجوں کی فہرست بنائیں اور حل تجویز کریں۔

خلاصہ:

آج کی دنیا میں کئی ایسے چیلنجز ہیں جن کا مسلم امت کو سامنا ہے۔ اس طرح سے مسلمان کا ... دنیا کے کسی حصے میں بھی رہتے ہوں ایک امت ہیں کیونکہ وہ ایک اللہ کو ماننے والے اور ایک ہی رسول کی پیروی کرنے والے ہیں۔ امت مسلمہ کو عصر حاضر میں مختلف طرح کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ یہ چیلنجز مختلف شعبوں میں ہیں جیسے کہ معاشی چیلنجز، سیاسی چیلنجز، مذہبی چیلنجز اور معاشرتی چیلنجز۔ مسلم امت کے معاشرتی مسائل میں جہالت، عدم برداشت، فرقہ واریت، تشدد، سیاسی اور علاقائی اختلافات وغیرہ شامل ہیں۔ بالکل اسی طرح سے مسلم امت کے معاشی مسائل میں غربت، بے روزگاری، مغرب کا سودی نظام اور مغرب کا وسائل پر قبضہ، مسلم ممالک میں دخل، شامل ہیں۔ اسی طرح سے مسلم امت کے مذہبی مسائل میں فرقہ واریت جیسے کہ سنی شیعہ اختلاف شامل ہے۔ سیاسی مسائل میں اسلامی ممالک میں آئے روز مداخلت، مسلمانوں کا مستقل طور پر منتشر رہنا اور شعائر اسلام کا مذاق اڑانا ہے۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم امت کو ان مسائل سے نکالا جائے اور اس کا سب سے اہم حل اتحاد امت میں نظر آتا ہے۔ جب تک امت کا آپس میں اتحاد نہیں ہوگا تب تک یہ مسائل حل نہیں ہو پائیں گے۔ مسلم امت کو ایک منظم اور مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایک مشترکہ دفاع اور مشترکہ کرنسی سے مسلم امت اپنے معاشی مسائل کو حل کر سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح مسلم امت اپنے تعلیمی [illegible]

CamScanner

اس وقت ... سعودی ... اسلام سے لگاؤ رکھتے ہیں اور
اللہ کا انعام و اکرام پانا چاہتے ہیں۔ مسلمان ایک باہمی تعاون سے
اسلامی تعلیمات کو فروغ دے سکتے ہیں اور تعلیم کو عہد اسلامی کی طرح ایک ہی
تمدن بنا سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ مسلم امہ عصر حاضر کے چیلنجز کا سامنا
اتحاد، باہمی تعاون اور ... سے کر سکتی ہیں
حکم اللہ تعالیٰ نے بھی دیا ہے کہ:

Improve introduction

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں مت پڑو"

(سورۃ آل عمران: 103)

امت:-

امت سے مراد ایک قوم جو ایک نظریہ اور کسی مذہبی پہلو اور کسی پیغمبر یا نبی کو ماننے والے ہوں۔ مسلمان ایک امت ہیں کیونکہ تمام مسلمان حضرت محمد ﷺ کو اپنا آخری نبی مانتے ہیں۔ اس طرح سے مسلمان دنیا کے کسی بھی حصے میں رہتے ہوں وہ ان کا نبی حضرت محمد ﷺ اور اللہ ایک ہے۔ تمام مسلمانوں کے عقائد اور عبادات ایک ہی ہیں جو کہ حضرت محمد ﷺ نے بتائے تھے۔ تمام امت اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے نزدیک برابر ہیں اور کسی کو برتری حاصل نہیں سوائے تقویٰ پر جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"اللہ نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبیلے بنا دیے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور تم میں اللہ کے نزدیک برتری والا وہ ہے جو تقویٰ والا ہے۔"

(الفرقان)

1: معاشرتی مسائل:

(i) امن عامہ کا مسئلہ:

مسلم امہ کو امن عامہ کے مسئلے سے دوچار ہیں
آئے روز دہشتگردی کے دھماکے، قتل و غارت، چوری، اغوا اور
اضطراب جیسے مسائل کا مسلم ممالک دوچار ہیں۔

(ii) عورتوں پر تشدد:

عورتوں پر تشدد ایک سنگین معاشرتی مسئلہ ہے
جس سے مسلم ممالک بھی گزر رہے ہیں۔ مسلم خواتین عورتوں پر تشدد
کے خلاف عورتیں کی ناقابل برداشت الفاظ میں نا آشنا ہیں۔ جسکی وجہ
سے عورتیں غیرت کے نام پر قتل ہو رہی ہیں۔ اسکے علاوہ جنسی زیادتی
میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے۔

(iii) سماجی شخصی آزادی کے حوالے سے ناگفتہ بہ صورتحال:

مسلم امہ کو شخصی آزادی حاصل نہیں ہے۔ بدقسمتی سے
مسلم ممالک میں بادشاہت ہے جسکی وجہ سے امت مسلمہ شخصی
آزادی کے حوالے سے متاثر ہو رہی ہے۔ اسکے علاوہ جن ممالک میں
جمہوریت رائج ہے وہاں بھی شخصی آزادی کے حوالے سے مایوس
کن صورتحال نظر آتی ہے۔

(iv) علاقائی اور لسانی تعصب:

مسلم امہ کا سب سے اہم اور بڑا مسئلہ جو ہے وہ منتشر ہونا ہے
اسکی وجہ علاقائی اور لسانی تعصب ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں
بھی علاقائی اور لسانی تعصب کی وجہ سے مسلمان گروہوں میں بٹ
چکے ہیں۔ وہ خود کو مسلمان نہیں کہتے بلکہ پنجابی، سندھی،
پٹھان اور بلوچ کہلانا پسند کرتے ہیں۔

(7) تعلیم کی کمی:

مسلم امہ کا ایک اہم مسئلہ جہالت جس سے وہ دوچار ہیں وہ تعلیم کی کمی ہے۔ اصل میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے مسلم امہ آج مغرب ممالک کے مقابلے میں پیچھے رہ گئی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی شرح خواندگی 60% سے اوپر نہیں ہے۔

(8) اخلاقی بے راہروی:

مسلم امہ کو اخلاقی بے راہ روی کا مسئلہ بھی درپیش ہے۔ بہت سے مسلمان ممالک میں اخلاقی بے راہ روی اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اس کا العلاج نہایت مشکل نظر آتا ہے۔ مسلمان اپنی اخلاقی قدریں کھو چکا ہے اور فحاشی، زنا، چوری، منافقت اور بددیانتی جیسی بری عادات کا مرتکب ہو چکا ہے۔

2: معاشی مسائل:

(1) غربت اور بے روزگاری:

معاشی مسائل میں غربت اور بے روزگاری سب سے اہم مسئلہ ہے جس سے مسلم امہ دوچار ہیں۔ غربت اور بے روزگاری میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے۔ غربت کی کئی وجوہات ہیں جیسے کہ افراطِ زر اور قدرتی آفات۔ پاکستان میں 38% لوگ غربت کی لکیر سے نیچے ہیں۔

(2) سودی نظام:

آج کل مسلم امہ مغرب کے سودی نظام میں اس طرح سے پھنس چکا ہے کہ اس سے نکلنے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی ہے۔ سودی نظام اور سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے اور امیر ممالک امیر سے امیر ہوتے جا رہے ہیں اور غریب ممالک غریب سے غریب ہوتے جا رہے ہیں۔

(iii) وسائل پر قبضے کی مغربی کوشش:

مغربی ممالک مسلم ممالک میں موجود وسائل پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ان ممالک میں بے جا مداخلت اسی وجہ سے [illegible] مسلم ممالک کمزور ہیں [illegible] وجہ سے اور قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے [illegible] اپنے وسائل کا رخ نہیں کر سکتے۔ اس طرح سے مسلم ممالک کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔

3: سیاسی مسائل:

(i) اسلامی قوانین میں آئے روز مداخلت:

مغربی قوتیں مسلمانوں کے قوانین میں تبدیلی کرنے کے لیے ہر وقت کوشاں رہتی ہیں۔ مثال کے طور پر توہین رسالت 295C قانون میں ترمیم کرنے کی بار بار کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح سے [illegible] کی وجہ سے مسلمان ممالک میں غم اور غصے [illegible] میں اضافہ پیدا ہو چکا ہے۔

(ii) مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کرنا:

غیر مسلم ممالک ہمیشہ سے یہ کوشش کرتے ہیں کہ مسلمان ممالک کو اندرونی طور پر منتشر کیا جائے تا کہ وہ دنیا میں آگے نہ بڑھ سکیں اور جدید ترقی کے میدان میں مغربی ممالک کی نسبت پیچھے رہ جائیں۔ اس کی مثال بھارت ہے جس نے پاکستان کو اندرونی طور پر منتشر کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔

4: مذہبی مسائل:

(i) فرقہ واریت:

مسلم دنیا کا اہم مسئلہ فرقہ واریت ہے۔ مسلمان اپنے ہی فرقوں اور ذاتوں میں بٹ چکے ہیں اور بدقسمتی سے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ شیعہ سنی فسادات ایک بڑی مثال ہے جس پر آج تک [illegible] لوگوں نے اپنی جانیں گنوائی ہیں

ہیں۔ بالکل اسی طرح سے سعودی عرب اور ایران میں اتحاد بھی فرقہ وارانہ کی وجہ سے ہے۔

(۱۱) شعائرِ اسلام کا مذاق:

آج کل جس طرح سے غیر مسلم ممالک مسلمانوں کی عظیم ہستی حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس میں نعوذباللہ گستاخی کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے لیے کسی صورت بھی قابل قبول نہیں ہے۔ آپ کو نعوذباللہ ... آئے روز ایسے واقعات سامنے آتے ہیں۔ یہ واقعات مسلم امہ کے لیے سخت اذیت کا باعث بنتے ہیں۔

مسائل کا حل / لائحہ عمل:

مسلم امہ کے عصری چیلنجز سے نمٹنے کے لیے درج ذیل اہم تجاویز قابل غور ہیں:

1: اتحادِ امت:

مسلم امہ کے عصری چیلنجز کا حل اتحاد امت میں ہے۔ مسلمانوں کو آپس کے اختلافات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا درس ہمیں اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ نے بھی دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"دو مومن آپس میں بھائی ہیں"

(سورۃ الحجرات: 10)

5: اسلامی تعاون کی تنظیم OIC:

مسلم ممالک کو چاہیے کہ OIC کو زیادہ طور پر منظم اور مضبوط بنائیں۔ اس حوالے سے ڈالر کے مسئلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مسلم ممالک کو چاہیے کہ OIC کو اہم مقصد کے لیے ... مستقل بنیاد ڈالی جائے اور ... تعاون کے ذریعے ... کیا جائے۔

3: دفاع:

مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ مشترکہ دفاع کا NATO کی طرز پر بنائیں، اسی طرح سے مشترکہ وسائل سے دفاعی پروجیکٹس کا بھی انعقاد کیا جائے، اور مشترکہ فوج اور اسلحہ کی پیداوار کے لیے بھی مثبت اقدام اٹھائیں جائیں۔

4: تعلیم و تربیت:

مسلم ممالک میں شرح خواندگی کو بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے اسلامی نظام کا انعقاد کیا جائے۔ اس کے علاوہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام مشترکہ وسائل سے کیا جائے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے بھی مثبت اقدام اٹھائے جائیں۔

5: معیشت:

مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ مل کر باہمی تعاون سے سود جیسی لعنت کا خاتمہ کریں اور زکوٰۃ کے نظام کو معیشت کا حصہ بنائیں۔ سود کی وجہ سے کئی قومیں برباد ہو گئی ہیں اور ترقی کی طرف گامزن نہیں ہو پا رہی ہیں۔ مسلم ممالک کو مشترکہ ترقی کا [illegible] کرنے کے لیے خاص طور پر توجہ دینی چاہیے۔

6: معاشرت:

تمام مسلم امہ اور مسلم ممالک معاشرتی مسائل کے خاتمہ کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے ہر ممکن کوشش یقینی بنائیں۔ معاشرے میں پھیلی بے اخلاقی اور بے راہ روی کو ختم کرنے کے لیے باہمی تعاون کریں۔ اخلاقیات اور علم کے فروغ کے لیے اسلامی تعلیم و تربیت کے فروغ کی ضرورت ہے۔

خلاصہ بحث:

مختصر یہ کہ امت مسلمہ کے مسلم ممالک کے معاشی، معاشرتی
مختصر یہ کہ امت مسلمہ کے تمام ممالک کے معاشی، معاشرتی

اور بعض دیگر معاملات پر اختلافات
سیاسی ... حکومت کے خلاف ... علماء کو ...
زبردستی لوگوں پر ... معاملات ... علماء ...
... ایک دوسرے سے ... الفاظ ...
... اسلامی ... میں ...
حاصل کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۵: اسلامی مالیاتی نظام کے اصول لکھیں۔ کیا اکیسویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام ممکن ہے؟

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام صرف اللہ کی عبادت اور نماز، روزے کی پیروی کرنے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اسلام روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کا حل بھی پیش کرتا ہے۔ اسلام کا مالیاتی نظام اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور نبی پاک کے بتائے گئے اصولوں پر مبنی ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام کے اصول اخلاقی اقدار سے الگ نہیں ہیں یعنی اسلام مالیاتی نظام میں بھی ہمیں اخلاقیات کی تعلیم دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح سے اسلامی مالیاتی نظام کے اصول حلال و حرام کی تمیز پر مبنی ہیں۔ قرآن پاک مسلمانوں کو حلال طریقے سے ذریعہ معاش حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے اور حرام سے منع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی مالیاتی نظام کے اصول میں ہمیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا بھی کہتے ہیں۔ اسلام چونکہ دولت کے ارتکاز کے خلاف ہے اس وجہ سے اسلام کے مالیاتی نظام میں دولت کی گردش دیکھنے کو ملتی ہے۔ اسی طرح سے اسلامی مالیاتی نظام زکوٰۃ کے نظام پر مشتمل ہے یعنی کہ اس طرح سے دولت چند ہاتھوں میں رہنے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور غربت اور افلاس کے خاتمے میں مدد ملتی ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی مالیاتی نظام سود جیسی لعنت سے پاک ہے۔ سود ایک لعنت ہے جو کہ معاشرے میں غربت اور افلاس کو جنم دیتی ہے۔ اسلامی مالیاتی نظام کے چند اہم اصول جو کہ درج ذیل ہیں۔ اکیسویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام ممکن ہے ...

[illegible]

اسلامی مالیاتی نظام کے اصول:

اسلامی مالیاتی نظام کے چند بنیادی اصول یہ ہیں

1: حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے:

اسلامی مالیاتی نظام کا پہلا اصول یہ ہے کہ اصل ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان اس دنیا میں جو کچھ بھی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اس لیے وہ لالچ اور خود غرضی سے بچے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

(سورۃ البقرۃ: 284)

اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ میں بھی فرمایا کہ جب جمعے کے روز اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے تو دین اور دنیاوی معاملات چھوڑ دو اور اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام کے مالیاتی نظام میں حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔

2: حلال و حرام کی تمیز:

اسلامی مالیاتی نظام کا دوسرا اصول حلال اور حرام کی تمیز ہے۔ اسلام نے ہمیں آمدن کو حلال طریقے سے حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ناجائز طریقوں سے منع کیا گیا ہے جیسے رشوت، چوری، سود، دھوکہ [illegible]

تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ

یا ایہا الناس کلو مما فی الارض حللا طیبا

"اے لوگو! زمین میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔"

(سورۃ البقرۃ : 168)

3 : رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت :

اسلامی معاشی اصول میں کوشش کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انسان کو کوشش کرنے کا حکم دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ذریعہ معاش کے حصول کے لیے کوشش کرنے والے شخص کو پسند فرمایا ہے۔ اسلام میں سستی اور کاہلی کو سخت ناپسند کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو حلال طریقے سے حصول معاش کا حکم دیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وان لیس للانسان الا ما سعی

"انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔"

(سورۃ النجم : 39)

4 : اللہ کی راہ میں خرچ :

اسلامی معاشی نظام کا ایک اصول یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ اس طرح سے معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ ہو جائے گا اور افراط زر کو کنٹرول کرنے میں بھی مدد ملے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ

ومما رزقنھم ینفقون

اور خرچ کرتے ہیں اس میں سے

جو کماتے ہیں۔"

(سورۃ البقرۃ: 03)

5: سود کی ممانعت:

اسلامی مالیاتی نظام میں سود کی ممانعت کی گئی ہے۔ سود معاشرے کی ایسی لعنت ہے جس کی وجہ سے امیر امیر تر ہوتا ہے اور غریب غریب تر ہو جاتا ہے۔ اسلام سود سے حاصل ہونے والی دولت کو حرام قرار دیتا ہے۔ سود کی ممانعت کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"اے ایمان والو! سود دوگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ"

(سورۃ آل عمران: 130)

6: گردش دولت کا فروغ:

اسلامی مالیاتی نظام کا ایک اصول گردش دولت کا فروغ ہے۔ گردش دولت کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں تک محدود ہو کر نہیں رہتی بلکہ غرباء بھی اپنی ضروریات زکوٰۃ کی رقم سے پوری کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"اور ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش کرتی رہے"

(سورۃ الحشر: 07)

۲۱ ویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام:

۲۱ ویں صدی میں سود سے پاک مالیاتی نظام کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون سے ایک مقصد کے حصول کی طرف گامزن ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے مسلمانوں کو آپس کے تمام اختلافات چاہے وہ سیاسی ہوں یا علاقائی، اقتصادی ہوں یا معاشرتی کو ختم کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ مسلمان ایک باہم امت کی طرح ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں اور دنیا کی معیشت کو سود سے پاک کر کے اسلامی نظام کو لاگو کر سکیں۔ ~~اس طریقے سے~~